سوال

(100)مسافر کا نماز جمعہ کے سات عصر کی نماز جمع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی سفر پر ہے اور وہ سفر میں نماز جمعہ باجماعت ادا کرتا ہے، کیا اسے نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے، یعنی جمعہ کے ساتھ عصر جمع ہو سکتی ہے اس طرح بارش یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر کو جمع کیا جاسکتا ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ نمازوں کو جمع کرنے کی دو صورتیں ہیں:

(الف) ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت بھی اس طرح ادا کرنا کہ پہلی نماز کا وقت گزر چکا ہو یا دوسری نماز کا ابھی وقت نہ ہوا ہو اسے حقیقی جمع کہا جاتا ہے اس کی پھر دو صورتیں ممکن ہیں:

1۔ جمع تقدیم، یعنی ظہر کے ساتھ عصر اور مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنا۔

2۔ جمع تاخیر، یعنی عصر کے ساتھ ظہر اور عشاء کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھنا۔

(ب) پہلی نماز کو موخر کر کے آخری وقت اور دوسری کو جلدی کر کے پہلے وقت میں پڑھ لینا، اس طرح بظاہر دونوں نمازیں جمع ہو جائیں گی لیکن در حقیقت اپنے اپنے اوقات میں ادا ہوں گی اس قسم کو جمع صوری کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں طرح پڑھنا ثابت ہے، جیسا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر سورج ڈھلنے کے بعد سفر شروع کرتے تو ظہر اور عصر کو اس وقت جمع فرمالیتے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے ساتھ ادا فرماتے اس طرح اگر سورج غروب ہونے کے بعد سفر شروع کرتے تو مغرب اور عشاء اس وقت پڑھ لیتے اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے سفر شروع کرتے تو مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھ لیتے۔ [ابوداؤد، الصلوة: ۱۲۲۰]

سفر کے علاوہ شدید بارش، سخت آندھی، انتہائی سردی یا ژالہ باری کے وقت بھی نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے۔ جنگی حالات اور ہنگامی اوقات میں جمع کرنے کا جواز ہے چونکہ جمعہ

، نماز ظہر کا قائم مقام ہے، اس لئے بوقت ضرورت جمعہ کے ساتھ نماز عصر ادا کی جا سکتی ہیں لیکن نماز جمعہ کو مؤخر کر کے عصر کے وقت ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔

نوٹ: ناگزیر حالات کے پیش نظر حالت اقامت میں بھی دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے، تاہم شدید ضرورت کے بغیر ایسا کرنا ناجائز ہے، جیسا کہ ہمارے ہاں کاروباری حضرات کا معمول ہے کہ وہ سستی یا کاروباری مصروفیت کی وجہ سے دو نمازیں جمع کرنے کا معمول بنا لیتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ سخت گناہ ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 142